جناب ریاض الحسن صاحب نوری

جدید انکشافات اور مذہب

حیوانات کے جبلت اور شعور کا ایک جائزہ

ایک غور طلب بات یہ ہے کہ قرآن میں لاش کو دفنانے کا طریقہ بھی کوے کے ذریعے انسان کو سکھایا گیا۔ اور کیمبرج کی پروفیسر بھی اپنی بات سمجھانے کے لئے کوے ہی کی ایک قسم کے پرندے کی زندگی سے مثالیں دینے پر اپنے کو مجبور پاتی ہیں۔ یہ چیز بھی قرآن کے اعجاز میں شامل ہے۔ اور ثابت کرتی ہے کہ یہ کتاب ایک علیم و خبیر کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ اگر کسی کو یہ اشکال ہوا ہو تو وہ بھی مذکورہ بالا بیان سے رفع ہو جانا چاہئے۔

آیئے ذرا جدید انسان کے غرور کو بھی ڈھانے چلیں۔ اس کے لئے سنئے کہ ینگ (C.G.UNG) جو اس وقت تمام دنیا کے ماہرین نفسیات میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ اپنی کتاب میں جو انہوں نے روحِ انسانی کے موضوع پر لکھی ہے اس میں فرماتے ہیں۔

"جانوروں کی جبلت کے متعلق جو تحقیقات جدید دور میں کی گئی ہیں۔ مثلاً حشرات الارض[۱] سے متعلق تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ انسان اگر وہی طریقے اختیار کرے جو کیڑے مکوڑے کرتے ہیں تو اس کی ذہانت اس سے کہیں زیادہ ہوگی جس درجہ میں کہ اس وقت جدید انسان کی ذہانت کام کر رہی ہے۔"

صاحب موصوف کا مذکورہ بالا بیان دراصل مندرجہ ذیل قول باری تعالیٰ کا ایک طرح سے برملا اعتراف ہے۔

واوحی ربک الی النحل أن اتخذی من الجبال بیوتا الخ

یہ کیڑے مکوڑے سب قدرت کی ہدایات اور اس کے دئیے ہوئے علم کے مطابق کرتے ہیں۔

بعض سائنس دان جانوروں کی حیرت انگیز باتوں کو جبلت (INSTINCT) کا نام دے کر ان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالاں کہ یہ تو وحی الٰہی سے متعلق ہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ مذکورہ بالا سائنس دان نہ صرف جانوروں بلکہ انسانوں میں بھی جبلت کی موجودگی کے قائل ہیں۔ لیکن زیادہ سمجھدار سائنس دان اس نظریہ کے

۱؎ شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں کا مستقل نظام بڑا حیران کن ہے اس کا اشارہ قرآن میں بھی پایا جاتا ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جو شہد کی مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے تو وہ مار ڈالی جاتی ہے۔

Ashley Montagu
کے خلاف ہیں اور جدید تحقیقات سے انسان میں جبلت کے پائے جانے کی نفی ہوتی ہے موجودہ دور کی چوٹی کی ماہر Anthropology (علم الانسان) لکھتی ہیں کہ انسان میں جبلت کے پائے جانے کے متعلق سائنس دان بہت سے شکوک وشبہات ظاہر کرتے چلے آرہے ہیں۔ گذشتہ پچاس سالوں سے کم سے کم سائنس دانوں نے انسانوں کے سلسلے میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ انسان میں جبلت کے موجود ہونے کے نظریہ پر سب سے پہلا حملہ ۱۹۱۹ء میں Knight Dunlap. کے مضمون سے ہوا جس کا عنوان تھا کہ "کیا جبلتیں ہوتی ہیں" (ARE THERE ANY INSTINCTS) اس کے بعد L. L. Bernard کی کتاب Instinct: A Study of Social psychology سے اس کا اثر بہت کچھ زائل ہوگیا۔ اگرچہ دس سال پہلے اس کی کوشش کی گئی کہ انسان میں جبلتوں کی موجودگی کے نظریہ کو پھر سے جلا بخشی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان میں جبلت (INSTINCT) کی موجودگی کے نظریئے کی کوئی سائنسی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ ذاتی ملکیت کا ذکر آگیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ایک اور سائنسی شہادت بھی سنتے چلیے واشنگٹن کے چڑیا گھر کے ڈائرکٹر Dr. William M. Mann چیتوں کے جوڑے کی جفتی کرانا چاہتے تھے انہوں نے نر و مادہ کو دو پنجروں میں رکھا۔ جن میں سلاخیں لگا کر ان کو علیحدہ رکھا گیا حتیٰ کہ دونوں ایک دوسرے کے عشق میں دیوانے ہوگئے۔ نر چیتا خاص طور سے بہت ہی شہوت پسند تھا اور عشق میں سب کچھ بھول چکا تھا۔ لیکن جب مادہ کو نر کے پنجرے میں داخل کیا گیا تو ذاتی ملکیت کا جذبہ شہوت اور عشق دونوں پر حاوی ہوگیا۔ اس نے غرانا شروع کیا اور مادہ کے سر پر زور سے پنجہ مارا۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگرچہ یہ سب کو تسلیم ہے کہ انسانی زندگی میں جنسی معاملات بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں لیکن سائنسی مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے کہ ذاتی ملکیت کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو لوگ انسانی سوسائٹی کو خود انسانی فطرت کے خلاف چلانے والے قانون بنا کر حکومت کرنا چاہتے ہیں وہ انسانیت کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں۔ انسانی فطرت کو بدلنے کی کوشش سے تباہی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔